بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ؕ الانعام ۵۹

اور اُسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی، انھیں وہی جانتا ہے۔

علمِ غیب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔ اے، پی۔ ایچ۔ ڈی

بین الاقوامی سلسلۂ اشاعت نمبر

۲

ادارہ مسعودیہ ۶/۲، ای۔ ۵، ناظم آباد
کراچی، پاکستان

Designed & Processed by AL-HADI Graphics Cell: 0300-2728316

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط (انعام:۵۹)

اور اُسی کے پاس ہیں کُنجیاں غیب کی، انہیں وہی جانتا ہے،

علمِ غیب

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے (گولڈ میڈلسٹ)، پی ایچ۔ڈی

(صدارتی تمغۂ اعزازِ فضیلت)

بین الاقوامی سلسلہ اشاعت نمبر

۲

ادارۂ مسعودیہ ۲/۶، ۵۔ای ناظم آباد کراچی، (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان

WWW.ALMAZHAR.COM

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

علم ایک عظیم قوت ہے، دورِ جدید میں علم کی اہمیت وقوت اور نمایاں ہو کر سامنے آ گئی ہے، قرآنِ کریم نے انسان کو لکھنے پڑھنے [1] اور تحصیلِ علم کی طرف متوجہ کیا [2] اور انسان کو وہ راز ہائے سربستہ بتائے کہ اس کا دماغ روشن ہو گیا ___ قرآنِ کریم علم و دانش کا عظیم خزانہ ہے ___ اس میں علم اور مشتقات علم کا ۸۰۰ سے زیادہ مقام پر ذکر کیا گیا ہے اور کتاب و کتابت کا ۶۰۰ سے زیادہ مقامات پر ذکر کیا گیا ہے ___ اس سے قرآنِ کریم کی نظر میں علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے ___ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں معلّم بنا کر بھیجا گیا ہوں" [3] ___ آپ نے تحصیل علم کی تاکید شدید فرمائی اور علم کی فضیلت کو آشکارا فرمایا [4] ___ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ "فضیلت تو صرف اہلِ علم کو ہے۔" [5] خود قرآنِ کریم میں حضرت طالوت علیہ السّلام کو علم ہی کی وجہ سے بنی اسرائیل کا بادشاہ بنایا گیا [6] ___ اور علم ہی کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام نے فرشتوں پر فضیلت پائی [7] ___ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نبوت و رسالت اور قیادت و بادشاہت کے لیے علم کتنا اہم ہے ___

○

علم دو قسم کا ہے ___ ایک وہ جو ہم مدرسوں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں حاصل کرتے ہیں ___ ہم اسی کو علم سمجھتے ہیں اور اسی پر یقین رکھتے ہیں لیکن ایک علم وہ ہے جو براہِ راست پڑھایا جاتا ہے ___ اس کے لیے نہ کسی

مدرسے کی ضرورت، نہ اسکول کی ضرورت، نہ کالج کی ضرورت، نہ یونیورسٹی کی ضرورت ـــــــ یہ ایک پوشیدہ علم ہے جس کو قرآن حکیم نے ''علمِ غیب'' سے تعبیر فرمایا ہے۔[۸] اور اس پر ایمان لانا ہر مسلمان کی نشانی قرار دیا[۹] ـــــــ یہ علم وہ ہے جس کو نہ انسانی عقل پا سکتی ہے اور نہ اُس کے ظاہری و باطنی حواس ـــــــ یہ علم سارے علوم پر غالب ہے اور تحصیل و کسب سے اس کا کوئی تعلق نہیں ـــــــ یہ محض اللہ کے فضل و کرم سے بارش کی طرح برستا ہے، چشمے کی طرح اُبلتا ہے۔

قرآن حکیم نے بہت سی آیات میں ''علمِ غیب'' کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ یہ علم اللہ اور صرف اللہ ہی کے لیے ثابت ہے ـــــــ مثلاً یہ آیات ملاحظہ ہوں:

(۱) اور اُسی کے پاس ہیں کُنجیاں غیب کی، انہیں وہی جانتا ہے۔[۱۰]

(۲) میں جانتا ہوں آسمانوں اور زمینوں کی سب چھپی چیزیں۔[۱۱]

(۳) تم فرماؤ۔ غیب تو اللہ کے لیے ہے۔[۱۲]

اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا کہ آپ بھی اعلان فرما دیجئے:

(۴) تم فرما دو، تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہوں کہ مَیں آپ غیب جان لیتا ہوں۔[۱۳]

ان آیات سے معلوم ہوا کہ ''غیب'' اللہ ہی کیلئے ہے ـــــــ کوئی از خود ''غیب'' نہیں جانتا اور نہ بغیر عطائے الٰہی کسی کے پاس اللہ کے خزانے ہیں ـــــــ

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے کہیں یہ نہ فرمایا کہ یہ "علمِ غیب" ہم کسی کو عطا نہیں فرماتے اور یہ خزانے ہم کسی کو نہیں دیتے ___ یہی سب سے اہم نکتہ ہے جس پر مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے ___ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں ارشاد فرمایا:

(۱) غیب کا جاننے والا وہی ہے، سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا ہاں، مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو۔ [۱۴]

(۲) اور اللہ تعالیٰ ایسے امور غیبیہ پر تم کو مطلع نہیں کرتے لیکن ہاں جس کو خود چاہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں، اُن کو منتخب فرما لیتے ہیں۔ [۱۵]

O

پھر یہی نہیں کہ صرف یہ بات کہی گئی ہو اور "علمِ غیب" عطا نہ کیا گیا ہو، نہیں نہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ پیغمبروں کو یہ علم عطا بھی فرمایا جس کا قرآنِ حکیم میں تفصیل سے ذکر ہے۔ مثلاً یہ آیات ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) اور علم دے دیا اللہ تعالیٰ نے آدم کو سب چیزوں کے اسماء کا پھر وہ چیزیں فرشتوں کے رُو برو کر دیں [۱۶] ___

(۲) حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے فرمایا:۔

اور جو بھی منظور ہوا اُن کو تعلیم فرمایا [۱۷] ___

(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس "علمِ غیب" کا یوں ذکر فرمایا:

اے لوگو! ہم کو پرندوں کی بولی کی تعلیم کی گئی ہے اور ہم کو ہر قسم کی چیزیں دی گئی ہیں [۱۸] ___

(۴) حضرت لُوط علیہ السّلام کے لیے فرمایا:

اور لُوط کو ہم نے حکمت اور علم عطا فرمایا ۱۹

(۵) حضرت یعقوب علیہ السلام کے لیے فرمایا:

اور وہ بلا شبہ بڑے عالم تھے بایں وجہ کہ ہم نے اُن کو علم دیا تھا لیکن اکثر اس کا علم نہیں رکھتے۔ ۲۰

(۶) حضرت یعقوب علیہ السلام نے خود بھی اپنے بیٹوں کے سامنے اس عطائے ربانی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:۔

کیوں، میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ اللہ کی باتوں کو جتنا میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے؟ ۲۱

(۷) حضرت یوسف علیہ السّلام کے لیے فرمایا:۔

اور جب وہ اپنی جوانی کو پہنچے ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا ۲۲

(۸) اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لیے فرمایا:۔

اور جب اپنی بھری جوانی کو پہنچے اور درست ہو گئے، ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا ۲۳

(۹) اور حضرت خضر علیہ السلام کے لیے فرمایا

انہوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جن کو ہم نے اپنی خاص رحمت دی تھی اور ہم نے اُن کو اپنے پاس سے خاص طور کا علم سکھایا تھا ۲۴

ان آیات سے معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ نبیوں کو "علمِ غیب" عطا فرمایا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ____ ان حضرات قدسیہ نے کبھی کبھی اس علم کا

اظہار بھی فرمایا جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے پیروکاروں سے یہ ارشاد فرمار ہے ہیں:

(۱۰) اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھاتے ہو اور جو رکھ آتے ہو ۲۵

یعنی جس جس نے جو کچھ اپنے گھر میں کھایا اور جو کچھ گھر میں رکھا سب آپ کی نظر میں تھا ــــ حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے میں قیدیوں کو خواب کی تعبیر بتانے سے پہلے فرمار ہے ہیں:۔

(۱۱) جو کھانا تمہارے پاس آتا ہے جو کہ تم کو کھانے کے لیے ملتا ہے مَیں اس کے آنے سے پہلے اس کی حقیقت تم کو بتلا دیتا ہوں۔ یہ بتلا دینا اس علم کی بدولت ہے جو مجھ کو میرے رب نے تعلیم فرمایا ہے ۲۶

ان آیات سے معلوم ہُوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ رسولوں کو علمِ غیب عطا فرمایا ہے، اس عطائے خاص سے انکار، قرآن سے انکار ہے ــــ یہ علم کوئی معمولی علم نہیں ــــ بڑے اہتمام اور تیاری کے بعد عطا فرمایا جاتا ہے اور جس کو عطا فرمایا جاتا ہے اُس کے آگے اور پیچھے فرشتوں کے پہرے لگا دیے جاتے ہیں ــــ ارشاد فرماتا ہے۔

سو وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا۔ ہاں، مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو، تو اس (پیغمبر) کے آگے اور پیچھے محافظ (فرشتے) بھیج دیتا ہے۔ ۲۷

بے شک جس کو یہ علم عطا کیا گیا اُس کو بہت کچھ عطا کیا گیا ــــ تمام انبیاء کرام علیہم السّلام کو یکساں ''علمِ غیب'' حاصل نہیں بلکہ جس طرح انبیاء ورسل میں درجات ۲۸ ہیں اس طرح ''علمِ غیب'' بھی درجہ بدرجہ عطا کیا گیا ہے ــــ قرآنِ

حکیم سے اس کی تصدیق ہوتی ہے ــــــ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ ''علمِ غیب'' سیکھنے کی درخواست کی جو اللہ نے اُن کو عطا فرمایا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے درخواست منظور کی مگر یہ ہدایت فرمائی کہ ''دیکھتے جانا۔ بولنا نہیں، جب تک میں نہ بولوں'' ۲۹ ــــــ حضرت خضر علیہ السلام جو کچھ کرتے گئے، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نہ سمجھ سکے۔ آخر رہا نہ گیا، پوچھ لیا، حضرت خضر علیہ السلام نے راز سے پردہ اُٹھا دیا مگر پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ساتھ نہ رکھا ــــــ یہ پُوری تفصیل قرآن حکیم میں موجود ہے ۳۰ ــــــ اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ تمام انبیاء کو یکساں ''علمِ غیب'' نہیں دیا گیا۔

○

''علم غیب''، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی عطا فرمایا گیا ــــــ یہ ''علم غیب'' ہی آپ کا بڑا معجزہ تھا، مختلف انبیاء کو مختلف معجزات دیئے گئے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معجزہ عطا فرمایا ــــــ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو جو ''علمِ غیب'' دیا گیا وہ سب آپ کو دیا گیا اور اس کے سوا جو کچھ دیا وہ سوائے اللہ کے کسی کو نہیں معلوم ــــــ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السّلام کی صفاتِ حسنہ کے جامع تھے اور اُن کے علوم و معارف کے بھی جامع تھے ــــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کچھ دیا گیا اس کے متعلق ارشاد ہے:

اور تمہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔ ۳۱

اس آیت سے معلوم ہُوا کہ اب کوئی چیز ایسی نہ رہی جو آپ نہ جانتے ہوں، اس لیے اس نعمت کو اللہ نے ''فضل عظیم'' کہا ہے ــــــ حضور انور صلی اللہ

علیہ وسلم کو جو کچھ پڑھایا، اللہ نے پڑھایا۳۲ ___ اگر استاد، شاگرد سے یہ بات کہے، "میں نے تم کو پڑھایا ہے، تم تو کچھ نہ جانتے تھے" تو یہ حق ہے، گستاخی و بے ادبی نہیں ___ لیکن اگر کوئی شاگرد، اپنے استاد سے یہ کہے، "تم تو کچھ نہ جانتے تھے، تمہارے استاد نے تم کو پڑھایا ہے" تو یہ سراسر بے ادبی اور گستاخی ہوگی ___ تاریخ انسانیت میں ایسا بے ادب شاگرد نظر نہیں آتا ___ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھایا، جو کچھ عطا فرمایا، اللہ ہی نے عطا فرمایا تو اگر اس نے قرآنِ کریم میں عطا سے پہلے کیفیت کو یوں بیان فرمایا ___ ماتدری ما الکتب ولا الایمان۔۳۳ تو یہ اللہ کی شان کے لائق ہے، ہمیں زیب نہیں دیتا کہ بے ادب و گستاخ شاگرد کی طرح آپ کے حضور وہ بات کہیں جو حق جل مجدہٗ نے آپ سے فرمائی ___ بے شک اللہ نے آپ کو "علمِ غیب" عطا فرمایا ___ جو شخص اس فضل الٰہی کا انکار کرتا ہے یا اس کی تخفیف کرتا ہے وہ اللہ کے فضل کا انکار کرتا ہے اور اللہ کے فضل کی تخفیف کرتا ہے جو ایسا کرتا ہے اُس کو کون مسلمان کہہ سکتا ہے ___ موحّد کی شان تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے ہر ہر حکم کا احترام کرتا ہے، اس پر خود عمل کرتا ہے اور دوسروں کو عمل کرواتا ہے ___ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار، بڑا دربار ہے، اُن کے حضور بلند آواز سے بولنے والے کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں ___ اُن کی محفل مبارک سے بلا اجازت اٹھنے والے کو دردناک عذاب کی وعید سنائی جا رہی ہے ___ آپ بھی سُنیئے ___

ارشاد ہوتا ہے:

> تم لوگ رسول کے بُلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بُلا لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو جانتا ہے جو آڑ میں ہو کر تم میں کھسک جاتے ہیں۔ سو جو لوگ اللہ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اُن کو اس سے ڈرنا چاہیئے کہ اُن پر کوئی آفت آن پڑے یا اُن پر کوئی

دردناک عذاب نازل ہو جائے۔ ۳۴

آپ خود اندازہ لگائیں جس محفل مبارک کا یہ ادب ہو اس میں رونقِ محفل سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ادب ہوگا؟ ____ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس محفل پاک میں سر جُھکائے دم بخود بیٹھے رہتے تھے ____ بات بات پر کہتے، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان!" ____ ہر سوال کا ایک ہی جواب تھا، "اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ جانتے ہیں"۔

WWW.ALMAZHAR.COM

○

بے شک حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کے پروردگار نے "علمِ غیب" عطا فرمایا۔ اس حقیقت کو تین جہتوں سے سمجھا جا سکتا ہے:۔

(۱) آپ کو براہِ راست "علمِ غیب" عطا کیا۔

(۲) آپ کو قرآن عطا فرمایا گیا جو "علمِ غیب" کا خزانہ ہے۔

(۳) آپ کو "شاہد" بنا کر بھیجا گیا اور شاہد وہی ہوتا ہے جو واقعہ کے وقت موجود بھی ہو اور دیکھ بھی رہا ہو یعنی اس کو ہر بات کا عین الیقین اور حق الیقین حاصل ہوتا ہے۔

WWW.ALMAZHAR.COM

(۱) حضور انور صلی اللہ کے "علمِ غیب" کو پہلی جہت سے دیکھا جائے تو یہ آیات آپ کے "علمِ غیب" کی تصدیق کرتی ہیں: ____

(۱) یہ باتیں منجملہ غیب کی خبروں کے ہیں کہ ہم بھیجتے ہیں تیری طرف ۳۵

(۲) یہ خبریں ہیں غیب کی کہ ہم بھیجتے ہیں تیرے پاس ۳۶

(۳) اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں ۳۷

(۲) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ''علم غیب'' کو دوسری جہت سے دیکھا جائے تو یہ آیات ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں:۔

(۱) ہم نے آپ پر یہ قرآن اُتارا ہے جو کہ تمام باتوں کا بیان کرنے والا ۳۸

(۲) (یہ قرآن) کچھ بنائی ہوئی بات نہیں لیکن موافق ہے اس کلام کے جو اس سے پہلے ہے اور بیان ہر چیز کا ۳۹

(۳) ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا ۴۰

(۴) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نُور آیا اور روشن کتاب ۴۱

(۵) اور کوئی چیز نہیں جو غائب ہو آسمان اور زمین میں مگر موجود ہے، کھلی کتاب میں ۴۲

(٦) اور کوئی دانہ زمین کے اندھیروں اور نہ کوئی ہری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کتاب مبین میں ہے۔ ۴۳

آپ نے ملاحظہ فرمایا، ان آیات میں پہلے ''کتاب مبین'' قرآنِ حکیم کا ذکر فرمایا پھر یہ فرمایا کہ اس روشن کتاب میں کیا کیا کچھ ہے ـــــــ غور فرمائیں، یہ روشن کتاب جس میں زمین و آسمان کی ہر شے کا بیان ہے جس ذات قدسی پر اُتری، اُس کے علم و دانش کا کیا عالم ہوگا!

(۳) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ''علم غیب'' کو تیسری جہت سے دیکھا جائے تو یہ آیاتِ کریمہ ہم کو ایک نئے جہان میں لے جاتی ہیں جہاں ہم حیرت سے ایک دوسرے کا مُنہ تکتے ہیں، مگر جو کچھ کہا گیا اُس پر دل و جان سے ایمان لاتے ہیں کہ اگر ایمان نہ لائیں تو کہیں کے نہ رہیں، ان آیات پر خوب غور فرمائیں اور علم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وسعت و پہنائی کا اندازہ لگائیں، اللہ اکبر! ہم کیا اندازہ لگا سکتے ہیں' ان کا ربّ کریم ہی جانے کہ اُس

نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر "علم غیب" عطا فرمایا!____ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:____

(۱) ہم نے آپ کو گواہی دینے والا اور بشارت دینے والا اور ڈرانے والا کر کے بھیجا ہے۔۴۴

(۲) اور آپ کو ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے حاضر لائیں گے۔۴۵

(۳) بے شک ہم نے تمہارے پاس ایک رسول بھیجا ہے جو تم پر گواہی دے گا۔۴۶

(۴) اور جس دن ہم ہر ہر اُمت سے ایک ایک گواہ جو انہیں میں سے ہو گا ان کے مقابلے میں قائم کریں گے اور ان لوگوں کے مقابلے میں آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے۔۴۷

ان آیاتِ کریمہ سے معلوم ہُوا کہ قیامت کے دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف اپنی اُمت بلکہ دوسرے انبیاء کی اُمتوں کے اعمال کی بھی گواہی دیں گے اور گواہی وہی دیتا ہے جس کے سامنے کوئی کام یا کوئی بات ہوئی ہو____ ان آیات سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ ملاحظہ فرما رہے ہیں، وہ ہمارے احوال و اعمال سے بے خبر نہیں____ اس پس منظر میں یہ احادیث کریمہ ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ایک حدیث پاک میں فرمایا: جس طرح میں آگے دیکھتا ہوں اُسی طرح پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔۴۸

(۲) دوسری حدیث میں آتا ہے کہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ جاتے ہوئے وادی ازرق میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دیکھا پھر وادیٔ ہرشیٰ میں حضرت یونس علیہ السلام کو اونی جبہ پہنے سُرخ اونٹنی پر سوار دیکھا۔۴۹

(۳) تیسری حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنت و دوزخ ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ ۵۰

(۴) چوتھی حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جنت و دوزخ میں جانے والے ہر فرد کو نام بنام جانتے ہیں۔ ۵۱

(۵) پانچویں حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ایک شخص نے محفل پاک میں یہ دریافت کیا کہ وہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں تو آپ نے برملا ارشاد فرمایا، تو دوزخ میں جائے گا۔ ۵۲

(۶) چھٹی حدیث پاک میں فرمایا، میری ساری اُمّت اپنے سب اعمال نیک و بد کے ساتھ میرے حضور پیش کی گئی۔ ۵۳

(۷) ساتویں حدیث پاک میں فرمایا، رات میری سب اُمّت میرے اس حجرے کے پاس پیش کی گئی، یہاں تک کہ بے شک اُن کے ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے۔ ۵۴

قرآنِ کریم میں ایک جگہ ارشاد ہُوا ____

کیا اُس شخص کے پاس علم غیب ہے کہ اُس کو دیکھ رہا ہے؟ ۵۵

اس آیت سے اندازہ ہوتا ہے کہ علم غیب اُسی کے پاس ہوتا ہے جو دیکھ بھی رہا ہو ____ قرآن کریم میں متعدد مقامات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ دید کو بیان کیا گیا ہے۔ ۵۶

سچّی بات یہ ہے کہ جس نے اللہ کو دیکھ لیا، اس کے آگے کوئی چیز چھپی نہ رہی سب ظاہر ہوگئی ____ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمارہے ہیں:۔

میں نے اپنے رب عزّ وجل کو دیکھا، اُس نے اپنا دستِ قدرت میری پُشت پر رکھا کہ میرے سینے میں اُس کی ٹھنڈک محسوس ہوئی۔ اُسی وقت ہر چیز مجھ پر روشن ہوگئی اور میں نے سب کچھ پہچان لیا۔ ۵۷

اب تک تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعتوں اور آپ کے دیکھنے کی باتیں ہو رہی تھیں ___ لیکن جو "علم غیب" آپ کو عطا کیا گیا اور جو کچھ آپ کو دکھایا گیا، کیا اس نعمتِ عظمیٰ کی خیرات اپنے غلاموں کو بھی آپ نے تقسیم فرمائی؟ ___ بہت سی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے عطا فرمایا اور خوب عطا فرمایا، اور کیوں عطا نہ فرماتے جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمانے ہی کے لیے بھیجا ہے۔ مشہور و محبوب صحابی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس حال پر چھوڑا کہ ہَوا میں کوئی پرندہ پَر مارنے والا ایسا نہیں جس کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے بیان نہ فرما دیا ہو۔ ۵۸

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ہم میں کھڑے ہو کر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا سب بیان فرما دیا، کوئی چیز نہ چھوڑی جسے یاد رہا، یاد رہا ___ جو بھول گیا، بھول گیا۔ ۵۹

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ___

(۳) نہیں چھوڑا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنے چلانے والے کو دنیا کے ختم ہونے تک ___ مگر ہم کو اس کا نام، اس کے باپ کا نام اور اس کے قبیلے کا نام بتا دیا۔ ۶۰

(۴) ۱۷ رمضان المبارک ۲ھ/۶۲۴ء میں غزوۂ بدر پیش آیا، جہاد شروع ہونے سے قبل میدانِ جہاد میں اپنا دستِ مبارک رکھ رکھ کر دشمنانِ اسلام کے مقتولین کی

نشاندہی فرمائی کہ فلاں فلاں شخص اِس جگہ قتل کیا جائے گا ــــــ جب جہاد ختم ہوا تو جس شخص کے لیے اپنے دستِ مبارک سے جس جگہ کی نشاندہی فرمائی تھی، وہ وہیں پڑا ہوا ملا ــــــ ایک انچ آگے نہ پیچھے[۶۱]

بخاری شریف میں ایک طویل حدیث آتی ہے جو ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے ــــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

(۵) سورج ڈھلنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی، جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا، نیز اُن بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں پھر فرمایا ''اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پُوچھ لے کیوں کہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر مَیں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا، جب تک کہ میں اس جگہ ہوں'' ــــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ زاروقطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار فرماتے رہے کہ ''مجھ سے پوچھ لو''! ــــــ ''مجھ سے پُوچھ لو''![۶۲]

اس حدیث پاک پر یہ آیت کریمہ گواہ ہے:۔

اور یہ غیب کی بات بتانے میں بخیل نہیں[۶۳]

یعنی جو پوچھو گے، بتایا جائے گا ــــــ جو مانگو گے، دیا جائے گا ــــــ

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم کھا کر یہ فرمانا کہ جو پوچھو گے بتایا جائے گا ــــــ اور پھر بار بار فرمانا، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو! ــــــ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے فضل وکرم سے ''غیب'' حاصل تھا ــــــ

ایک عرب عالم شیخ احمد بن محمد بن الصدیق الغماری الحسنی نے ایک فاضلانہ کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے ''مطابقۃ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریۃ''[۶۴] ــــــ

مصنف نے اس کتاب میں اُن غیبی خبروں کو جمع کیا ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں۔ پڑھ پڑھ کر حیرت بڑھتی جاتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ماضی و مستقبل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئینہ تھے ____ اور کیوں نہ ہوں کہ سرکار خود فرما رہے ہیں:

میرے پاس زمین کے خزانوں کی کُنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں ۶۵۔

خزانے کا مالک وہی ہوتا ہے جس کے پاس کُنجیاں ہوتی ہیں لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ بے اختیار ہو گیا بلکہ اس سے تو اللہ کا اختیار اور قدرت اور ظاہر ہوتی ہے ____ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کتنا نوازا ہے! یہی وہ کُنجیاں ہیں جن سے آیات قرآنی کے معانی کے خزانے کھولے جاتے ہیں ____ قرآن کو ہم بھی دیکھتے ہیں، ہم بھی پڑھتے ہیں مگر آیاتِ قرآنی میں نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ دیکھتی ہے ہم نہیں دیکھ سکتے ____ صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں ____ قرآنِ کریم میں ایک آیت ہے:۔

اور اُن کے لئے تیار رکھو جو ''قوت'' تمہیں بن پڑے۔ ۶۶ (یعنی دشمنانِ اسلام کے لیے) یہاں لفظِ ''قوت'' کے معنی میں بظاہر کوئی راز نہیں معلوم ہوتا لیکن جب اس راز سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پردہ اٹھاتے ہیں تو انسانی عقل حیران ہو جاتی ہے ____ لفظ ''قوت'' کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

خبردار، یہ قوت ''رمی'' ہے! ____ خبردار، یہ قوت ''رمی'' ہے! ____ خبردار، یہ قوّت ''رمی'' ہے ____ ۶۷

عربی میں ''رمی'' کے معنی ''پھینکنا'' آتے ہیں چنانچہ حج میں جمرات پر جو

کنکریاں پھینکی جاتی ہیں اس کو ''رمی'' کہتے ہیں ____ اس حدیث پاک میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تمام ہتھیاروں کا ذکر فرمایا جو آج ہمارے سامنے ہیں اور قوّت کا توازن اس ملک کے حق میں ہے جس کے پاس یہ ہتھیار ہیں۔ خصوصاً خطرناک ایٹم بم، راکٹ، میزائیل وغیرہ ____ یہ سب ہتھیار پھینکے جاتے ہیں اور ''قوت'' کا راز بنے ہوئے ہیں ____

احادیث کا مطالعہ کریں تو آپ کو غیبی خبروں کا ایک سیلاب اُمنڈتا نظر آئے گا_

WWW.ALMAZHAR.COM

اُوپر جو کچھ عرض کیا گیا اُس کی روشنی میں ہمیں ''علم غیب'' کے بارے میں ان حقائق کا علم ہوتا ہے، ان حقائق کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے :۔

(۱) پہلی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ''علم غیب'' ایک حقیقت ہے۔

(۲) دوسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ''علم غیب'' اللہ ہی کے لیے ہے۔

(۳) تیسری بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو ''علم غیب'' عطا فرماتا ہے۔

(۴) چوتھی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ انبیاء علیہم السلام کو ''علم غیب'' عطا فرمایا ہے۔

(۵) پانچویں بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''علم غیب'' عطا فرمایا ہے۔

(۶) چھٹی بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ''علم غیب'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بتایا ہے اور اُنہوں نے ہم کو بتایا۔

WWW.ALMAZHAR.COM

اس وقت دُنیائے اسلام، عالمی سازش کی زد میں ہے۔ دشمنانِ اسلام کا ہدف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے، یہی وہ مرکز قلب ونظر ہے جس سے زندگی ملتی ہے، اس سازش کے تحت مسلمانانِ عالم کو ہر اُس سوچ اور ہر اُس عمل سے روکا جارہا ہے جس سے دل ودماغ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعظمت کا نقش بیٹھتا چلا جائے ____ اس سازش سے آپ خود کو محفوظ رکھیں اور یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ عطا فرمایا ہے۔

بے شک ؎

لوح بھی تُو، قلم بھی تو، تیرا وجود الکتاب
گنبد آبگینہ رنگ تیرے وجود میں حباب

اقبالؔ

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ
کراچی

۱۸/ربیع الاوّل ۱۴۱۴ھ
۶/ستمبر ۱۹۹۳ء

☆☆☆

ادارہ مسعودیہ، کراچی
IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

IDARA-I-MAS'UDIA, KARACHI

SINCE 1992

اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ

Islamic Republic of Pakistan

WWW.ALMAZHAR.COM